119

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(04)/2008/1134. Dated 9th April 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt Gen Khalid Maqbool (Retd.),** *Governor of the Punjab,* hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 12th April, 2008 at 11:00 a.m in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for ascertainment of the member of the Provincial Assembly as Chief Minister who commands the confidence of the majority of the members of the Provincial Assembly, immediately thereafter, the session shall be prorogued.

Dated Lahore,
the 9th April, 2008

LT. GEN. KHALID MAQBOOL (RETD)
H.I., H.I.(M)
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

121

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 12۔اپریل 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

1۔ منتخب اراکین جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا اگر کوئی ہوں، کی حلف برداری

2۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 130 کی ضمن (2-A) کے تحت ایسے رکن کا بطور وزیر اعلیٰ تیقن جسے اراکین کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو۔

123

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
وزیر اعلیٰ	:	سردار دوست محمد خان کھوسہ

2۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
سپیشل سیکرٹری (قانون سازی)	:	ملک مقصود احمد

125

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا دوسرا اجلاس

ہفتہ،12-اپریل2008

(یوم السبت،5-ربیع الثانی1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلاً مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ o وَلَا تَسۡتَوِي ٱلۡحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُۚ ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِي بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٌo وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ o

سورة حٰم السجده ، آیات 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوںo اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہےo اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیںo

وماعلینا الاالبلاغo

پوائنٹ آف آرڈر

قاضی سعید احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

اجلاس میں (ق) لیگ کے اراکین اسمبلی کی عدم شرکت

قاضی سعید احمد: جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کی تاریخ کا اہم ترین دن ہے۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ نامزد وزیر اعلیٰ پنجاب جن کی بلامقابلہ منتخب ہونے کے بارے میں announcement ہونے والی ہے۔ اس مرحلے پر (ق) لیگ کے اراکین اسمبلی کی عدم شرکت پر ہم ان کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔

چیئر مینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں گے۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	راجہ ریاض احمد	پی پی۔65
2۔	مخدوم سید احمد محمود	پی پی۔292
3۔	مہر اشتیاق احمد	پی پی۔150
4۔	محترمہ نسیم لودھی	ڈبلیو۔347

وزیر اعلیٰ کے تیقن کی کارروائی کا آغاز

جناب سپیکر: معزز اراکین آج کے ایجنڈے پر وزیر اعلیٰ کا (ascertainment) تیقن ہے۔ آئین کے آرٹیکل 130 کے ضمن (2) الف کے تحت وزیر اعلیٰ کے تیقن کے لئے آج کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 17 کے مطابق کاغذات نامزدگی تیقن کے لئے مقررہ دن سے

ایک دن پہلے یعنی کل رات 9-00 بجے تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کروائے جانے تھے۔ جمع کروائے گئے کاغذات نامزدگی کی تفصیل حسب ترتیب وصولی اس طرح ہے:-

وزیراعلیٰ کے تیقن کے لئے پانچ کاغذات نامزدگی موصول ہوئے۔ یہ کاغذات نامزدگی کل دوپہر 12 بج کر 45 منٹ پر موصول ہوئے۔ ان پانچوں کاغذات نامزدگی کے ذریعے سردار دوست محمد خان کھوسہ، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔244 کو امیدوار برائے وزیراعلیٰ پنجاب نامزد کیا گیا ہے۔ ان کے تجویز کنندگان اور تائید کنندگان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1. مخدوم سید احمد محمود، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔292 (تجویز کنندہ) اور جناب احمد علی اولکھ، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔262 (تائید کنندہ) ہیں۔
2. راجہ ریاض احمد، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔65 (تجویز کنندہ) اور چودھری عبدالغفور خان، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔161 (تائید کنندہ) ہیں۔
3. جناب علی حیدر نور خان نیازی، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔45 (تجویز کنندہ) اور سردار میر بادشاہ خان قیصرانی، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔240 (تائید کنندہ) ہیں۔
4. جناب محسن لطیف، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔147 (تجویز کنندہ) اور حاجی اللہ رکھا، رکن صوبائی اسمبلی، پی پی۔146 (تائید کنندہ) ہیں۔
5. محترمہ غزالہ سعد رفیق، رکن صوبائی اسمبلی، W-300 (تجویز کنندہ) اور محترمہ صائمہ عزیز، رکن صوبائی اسمبلی، W-311 (تائید کنندہ) ہیں۔

قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر 18 کے تحت میں نے کاغذات نامزدگی کی پڑتال کی۔ پڑتال کے بعد تمام کاغذات درست پائے گئے۔ اس سے پہلے کہ میں ascertainment کی کارروائی کے آغاز کا اعلان کروں۔ سیکرٹری اسمبلی ascertainment کے طریقے کار کے بارے میں بتائیں گے۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے گوشوارہ دوم کے مطابق ووٹ ریکارڈ کروانے کی کارروائی کچھ اس طرح ہوگی۔ جونہی سپیکر صاحب کارروائی کا باقاعدہ آغاز کریں گے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ جو معزز ممبران اوپر تشریف فرما ہیں اور جو معزز اراکین ایوان میں موجود نہ ہیں وہ Main Chamber میں تشریف لا سکیں۔ جونہی گھنٹیاں بجنا بند ہوں گی تو لابیوں کے تمام دروازے lock کر دیئے جائیں گے۔ جب تک ووٹنگ مکمل نہیں ہو جاتی کسی معزز ممبر یا

عملے کے کسی شخص کو اندر آنے یا باہر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ پھر جناب سپیکر سردار دوست محمد خان کھوسہ کے حق میں تیقن کی قرارداد پڑھیں گے اور جو معزز ممبران ان کے حق میں ووٹ دینا چاہیں گے وہ قطار میں لابی کے دروازے سے گزریں گے۔ اس دروازے پر شمار کنندگان کھڑے ہوں گے جو ان کے ووٹ کا اندراج کر لیں گے۔ ووٹ کا اندراج کروانے کے لئے ہر رکن اپنا division number پکاریں گے۔ division number کے سلسلے میں وضاحت یہ ہے کہ جنرل نشستوں سے منتخب ہونے والے اراکین کا پی پی نمبر ہی ان کا division number ہوگا جبکہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے اراکین کا W یا N.M number جو انھیں سیکرٹریٹ ہذا کی طرف سے پہلے ہی الاٹ کیا جا چکا ہے ان کا division number ہوگا۔ شمار کنندگان division list میں ان کے نام پر نشان لگانے سے پہلے ہر معزز ممبر کا نام پکارے گا۔ ہر معزز ممبر اس امر کا اطمینان کرنے کے بعد کہ ان کے ووٹ کا صحیح اندراج ہو چکا ہے لابی میں چلے جائیں گے۔ ووٹوں کا اندراج مکمل ہونے کے بعد ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کی جائے گی۔ پھر دو منٹ تک دوبارہ گھنٹی بجائی جائے گی تاکہ معزز ممبران لابی سے اپنی اپنی نشست پر تشریف لے آئیں۔ گھنٹی بند ہونے پر جناب سپیکر ووٹنگ کے نتیجے کا اعلان فرمائیں گے۔ اعلان ختم ہوا۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب ہم ascertainment کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اب تمام لابیوں کے دروازے lock کر دیئے جائیں۔ باہر کی لابی کو بھی lock کر دیا جائے اور کسی بھی معزز ممبر یا عملے کے دیگر شخص کو باہر جانے یا اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔

اب تجویز یہ ہے اور سوال یہ ہے کہ سردار دوست محمد خان کھوسہ رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔244 کو آئین کے آرٹیکل 130 کی شق نمبر 2(الف) کے مقاصد کے لئے اراکین صوبائی اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے جو معزز اراکین سردار دوست محمد خان کھوسہ رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔244 کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں تو وہ ایک قطار میں میرے دائیں دروازے سے ووٹ کا اندراج کرانے کے بعد لابی میں تشریف لے جائیں۔

تمام معزز اراکین اس وقت تک لابی میں موجود رہیں جب تک دوبارہ گھنٹیاں نہ بجائی جائیں۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز اراکین اسمبلی اپنے ووٹ کا اندراج کرا کر لابی میں جانا شروع ہو گئے)

ڈویژن لسٹ کے مطابق سردار دوست محمد خان کھوسہ کوڈالے گئے ووٹ

ڈویژن لسٹ کے مطابق مندرجہ ذیل263 معزز اراکین اسمبلی نے سردار دوست محمد خان کھوسہ کے حق میں ووٹ ڈالے

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
1.	راجہ فیاض سرور	پی پی 1
2.	راجہ طارق کیانی	پی پی 3
3.	چودھری سرفراز افضل	پی پی 6
4.	محترمہ عمر فاروق	پی پی 8
5.	چودھری محمد ایاز	پی پی 9
6.	جناب ضیاء اللہ شاہ	پی پی 11
7.	جناب شہر یار ریاض	پی پی 12
8.	جناب یاسر رضا ملک	پی پی 13
9.	راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ)	پی پی 14
10.	جناب شاہان ملک	پی پی 15
11.	جناب شجاع خانزادہ	پی پی 16
12.	ملک خرم علی خان	پی پی 18
13.	محترمہ عفت لیاقت علی خان	پی پی 20
14.	جناب تنویر اسلم ملک	پی پی 21
15.	چودھری محمد ثقلین	پی پی 24
16.	جناب محمد فیاض	پی پی 25
17.	چودھری ندیم خادم	پی پی 26
18.	نوابزادہ سید شمس حیدر	پی پی 27
19.	مہر رب نواز لک	پی پی 29

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
20.	جناب طاہر احمد سندھو	پی پی 30
21.	چودھری محمد اویس اسلم مڈھانہ	پی پی 31
22.	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	پی پی 33
23.	جناب رضوان نوویز گل	پی پی 34
24.	سردار کامل گجر	پی پی 35
25.	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان	پی پی 36
26.	جناب غلام نظام الدین سیالوی	پی پی 37
27.	محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ	پی پی 38
28.	ملک محمد جاوید اقبال اعوان	پی پی 39
29.	جناب کرم الٰہی بندیال	پی پی 40
30.	جناب محمد آصف ملک	پی پی 41
31.	ملک محمد وارث کلو	پی پی 42
32.	جناب عبدالحفیظ خان	پی پی 43
33.	جناب عامر حیات خان روکھڑی	پی پی 44
34.	جناب علی حیدر نور خان نیازی	پی پی 45
35.	جناب محمد فیروز جوئیہ	پی پی 46
36.	جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل	پی پی 47
37.	جناب سعید اکبر خان	پی پی 49
38.	ملک عادل حسین اترا	پی پی 50
39.	حاجی لیاقت علی	پی پی 51
40.	میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا	پی پی 53
41.	رائے محمد شاہ جہاں خان	پی پی 54
42.	ملک شمشیر حیدر روٹو	پی پی 57
43.	راؤ کاشف رحیم خان	پی پی 60

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
44.	چودھری رضا نصر اللہ گھمن	پی پی 62
45.	جناب ظفر اقبال ناگرہ	پی پی 64
46.	راجہ ریاض احمد	پی پی 65
47.	رانا محمد افضل خان	پی پی 66
48.	ڈاکٹر اسد معظم	پی پی 67
49.	جناب شفیق احمد گجر	پی پی 68
50.	جناب خالد امتیاز خان بلوچ	پی پی 69
51.	ملک محمد نواز	پی پی 71
52.	خواجہ محمد اسلام	پی پی 72
53.	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	پی پی 73
54.	سید حسن مرتضیٰ	پی پی 74
55.	جناب محمد مسعود لالی	پی پی 80
56.	جناب افتخار احمد خان	پی پی 81
57.	حاجی محمد اسحاق	پی پی 85
58.	محترمہ نیلم جبار چودھری	پی پی 86
59.	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	پی پی 87
60.	محترمہ نازیہ راحیل	پی پی 88
61.	میاں محمد رفیق	پی پی 90
62.	جناب عمران خالد بٹ	پی پی 91
63.	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	پی پی 92
64.	چودھری محمد طارق گجر	پی پی 93
65.	جناب محمد سعید مغل	پی پی 94
66.	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	پی پی 95
67.	شیخ ممتاز احمد	پی پی 96

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.68	جناب غلام سرور	پی پی 97
.69	جناب محمد ارقم خان	پی پی 98
.70	جناب ذوالفقار علی بھنڈر	پی پی 100
.71	جناب شوکت منظور چیمہ	پی پی 104
.72	ملک فیاض احمد	پی پی 105
.73	چوہدری محمد اسد اللہ	پی پی 106
.74	حاجی ناصر محمود	پی پی 111
.75	جناب تنویر اشرف کائرہ	پی پی 112
.76	چوہدری عرفان الدین	پی پی 115
.77	جناب طارق محمود ساہی	پی پی 116
.78	جناب آصف بشیر بھگت	پی پی 117
.79	جناب وسیم افضل گوندل	پی پی 119
.80	جناب طارق محمود علوانہ	پی پی 120
.81	راناطارق محمود	پی پی 121
.82	جناب محمد اخلاق	پی پی 122
.83	جناب عمران اشرف	پی پی 123
.84	چوہدری طاہر محمود ھندلی (ایڈووکیٹ)	پی پی 125
.85	جناب تنویر الاسلام	پی پی 126
.86	جناب منور احمد گل	پی پی 127
.87	جناب جمیل اشرف	پی پی 129
.88	جناب یحیٰ گل نواز	پی پی 130
.89	جناب لیاقت علی گھمن	پی پی 131
.90	جناب اویس قاسم خان	پی پی 132
.91	محترمہ ثمینہ وسیم بٹ	پی پی 135

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.92	رانا محمد اقبال خان	پی پی 137
.93	ڈاکٹر اسد اشرف	پی پی 138
.94	خواجہ عمران نذیر	پی پی 139
.95	جناب محمد آجاسم شریف	پی پی 140
.96	خواجہ سلمان رفیق	پی پی 142
.97	چودھری شہباز احمد	پی پی 143
.98	جناب وسیم قادر	پی پی 144
.99	جناب محمد نوید انجم	پی پی 145
.100	جناب اللہ رکھا	پی پی 146
.101	جناب محسن لطیف	پی پی 147
.102	حافظ میاں محمد نعمان	پی پی 148
.103	مہر اشتیاق احمد	پی پی 150
.104	جناب اعجاز احمد خان	پی پی 151
.105	جناب رمضان صدیق	پی پی 153
.106	جناب نصیر احمد	پی پی 155
.107	جناب محمد یٰسین سوہل	پی پی 156
.108	جناب محمد تجمل حسین	پی پی 157
.109	جناب غلام حبیب اعوان	پی پی 158
.110	جناب فاروق یوسف گھرکی	پی پی 159
.111	رانا مبشر اقبال	پی پی 160
.112	چودھری عبدالغفور	پی پی 161
.113	جناب محمد خرم گلفام	پی پی 162
.114	جناب خرم اعجاز چٹھہ	پی پی 163
.115	پیر محمد اشرف رسول	پی پی 164

ووٹر کی شناخت	ووٹر کا نام	نمبر شمار
پی پی 165	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	.116
پی پی 167	چودھری غلام نبی	.117
پی پی 168	راناتنویر احمد ناصر	.118
پی پی 169	جناب محمد جاوید بھٹی	.119
پی پی 170	جناب طارق محمود باجوہ	.120
پی پی 172	جناب شاہ جہاں احمد بھٹی	.121
پی پی 174	رائے محمد اسلم خان	.122
پی پی 175	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	.123
پی پی 176	ملک اختر حسین نول	.124
پی پی 177	حاجی محمد نعیم صفدر انصاری	.125
پی پی 178	جناب احمد علی ٹولو	.126
پی پی 179	سردار محمد حسین ڈوگر	.127
پی پی 180	جناب احسن رضا خان	.128
پی پی 182	جناب امجد علی میئو	.129
پی پی 185	رائے فاروق عمر خان کھرل	.130
پی پی 186	جناب جاوید علاؤالدین ساجد	.131
پی پی 188	محترمہ روبینہ شاہین وٹو	.132
پی پی 190	جناب محمد اشرف خان سوہنا	.133
پی پی 191	میاں یاور زمان	.134
پی پی 192	ملک علی عباس کھوکھر	.135
پی پی 193	جناب محمد معین وٹو	.136
پی پی 194	جناب شاہد محمود خان	.137
پی پی 195	جناب عامر سعید انصاری	.138
پی پی 196	جناب عبدالوحید چودھری	.139

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
140.	حاجی احسان الدین قریشی	پی پی 197
141.	ملک محمد عامر ڈوگر	پی پی 198
142.	سید ناظم حسین شاہ	پی پی 199
143.	جناب احمد حسین ڈاہر	پی پی 200
144.	ملک محمد عباس راں	پی پی 201
145.	ڈاکٹر محمد اختر ملک	پی پی 202
146.	جناب محمد عامر غنی	پی پی 203
147.	میاں محمد شفیق آرائیں	پی پی 207
148.	جناب محمد اکرم خان کانجو	پی پی 208
149.	رانا اعجاز احمد نون	پی پی 209
150.	جناب عباس ظفر ہراج	پی پی 213
151.	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	پی پی 214
152.	رانا بابر حسین	پی پی 217
153.	جناب محمد جمیل شاہ	پی پی 218
154.	ملک ندیم کامران	پی پی 221
155.	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	پی پی 223
156.	جناب شہزاد سعید چیمہ	پی پی 224
157.	چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)	پی پی 228
158.	ڈاکٹر فرخ جاوید	پی پی 230
159.	چودھری فیاض احمد وڑائچ	پی پی 232
160.	سردار خالد سلیم بھٹی	پی پی 233
161.	جناب شہریار علی خان	پی پی 234
162.	ملک نوشیر خان لنگڑیال	پی پی 235
163.	جناب محمد نعیم اختر خان	پی پی 237

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
164.	جناب آصف سعید منیس	پی پی 238
165.	سردار محمد خان لغاری	پی پی 239
166.	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	پی پی 240
167.	جناب محمد امجد فاروق خان کھوسہ	پی پی 242
168.	سردار دوست محمد خان کھوسہ	پی پی 244
169.	سردار شیر علی خان گورچانی	پی پی 247
170.	سردار اطہر حسن خان گورچانی	پی پی 248
171.	سردار محمد امان اللہ خان دریشک	پی پی 249
172.	سردار شوکت حسین مزاری	پی پی 250
173.	ملک بلال احمد کھر	پی پی 252
174.	چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا	پی پی 253
175.	جناب ارشاد احمد خان	پی پی 254
176.	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	پی پی 257
177.	جناب اللہ وسایا المعروف چنوں خان لغاری	پی پی 259
178.	جناب شہزاد رسول خان	پی پی 260
179.	جناب احمد علی اولکھ	پی پی 262
180.	رائے صفدر عباس بھٹی	پی پی 263
181.	سردار قیصر عباس خان مگسی	پی پی 264
182.	مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی 265
183.	جناب افتخار علی کھتران المعروف بابر خان	پی پی 266
184.	صاحبزادہ محمد گزین عباسی	پی پی 268
185.	ملک جہاں زیب وارن	پی پی 269
186.	جناب شاہ رخ ملک	پی پی 270
187.	جناب ذوالفقار علی	پی پی 271

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
188.	ملک محمد اقبال چنڑ	پی پی 272
189.	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	پی پی 273
190.	جناب محمد صفدر گل	پی پی 274
191.	چودھری ممتاز احمد جھجہ	پی پی 275
192.	جناب محمد طارق امین ہوتیانہ	پی پی 278
193.	رانا عبدالرؤف	پی پی 279
194.	جناب آصف منظور موہل	پی پی 280
195.	میاں محمد علی لا لیکا	پی پی 281
196.	سرداد محمد افضل تتلہ	پی پی 282
197.	چودھری شوکت محمود بسرا	پی پی 283
198.	جناب محمد راؤف خالد	پی پی 284
199.	جناب غضنفر علی خان	پی پی 285
200.	قاضی احمد سعید	پی پی 286
201.	کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد	پی پی 287
202.	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	پی پی 289
203.	مخدوم محمد ارتضیٰ	پی پی 291
204.	مخدوم سید احمد محمود	پی پی 292
205.	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	پی پی 293
206.	جناب جاوید حسن گجر	پی پی 294
207.	چودھری محمد شفیق	پی پی 296
208.	جناب رئیس ابراہیم خلیل احمد	پی پی 297
209.	محترمہ زیب جعفر	ڈبلیو 298
210.	محترمہ طیبہ ضمیر	ڈبلیو 299
211.	محترمہ غزالہ سعد رفیق	ڈبلیو 300

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.212	محترمہ نفیسہ امین	ڈبلیو 301
.213	محترمہ افشاں فاروق	ڈبلیو 302
.214	محترمہ فرح دیبا	ڈبلیو 303
.215	محترمہ انجم صفدر	ڈبلیو 304
.216	محترمہ عارفہ خالد پرویز	ڈبلیو 305
.217	محترمہ یاسمین خان	ڈبلیو 306
.218	محترمہ شمائلہ رانا	ڈبلیو 307
.219	محترمہ شمیلہ اسلم	ڈبلیو 308
.220	محترمہ فریحہ نایاب	ڈبلیو 309
.221	محترمہ مائزہ حمید	ڈبلیو 310
.222	محترمہ صائمہ عزیز محی الدین	ڈبلیو 311
.223	محترمہ کرن ڈار	ڈبلیو 312
.224	محترمہ محمودہ چیمہ	ڈبلیو 313
.225	محترمہ نسیم ناصر خواجہ	ڈبلیو 314
.226	محترمہ راحیلہ خادم حسین	ڈبلیو 315
.227	ڈاکٹر غزالہ رضا رانا	ڈبلیو 316
.228	ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا	ڈبلیو 317
.229	محترمہ دیبا مرزا	ڈبلیو 318
.230	محترمہ شمسہ گوہر	ڈبلیو 319
.231	محترمہ انیلہ اختر چودھری	ڈبلیو 320
.232	محترمہ سکینہ شاہین خان	ڈبلیو 321
.233	محترمہ لیلیٰ مقدس	ڈبلیو 322
.234	محترمہ شگفتہ شیخ	ڈبلیو 323
.235	محترمہ ریحانہ اعجاز	ڈبلیو 324

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.236	محترمہ نگہت ناصر شیخ	ڈبلیو 325
.237	محترمہ راحت اجمل	ڈبلیو 326
.238	محترمہ ریحانہ حدیث	ڈبلیو 327
.239	محترمہ نرگس فیض ملک	ڈبلیو 328
.240	محترمہ آصفہ فاروقی	ڈبلیو 329
.241	محترمہ کشور قیوم	ڈبلیو 330
.242	صاحبزادی نرگس ظفر	ڈبلیو 331
.243	محترمہ نجمی سلیم	ڈبلیو 332
.244	محترمہ فوزیہ بہرام	ڈبلیو 333
.245	محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی	ڈبلیو 334
.246	محترمہ طلعت یعقوب	ڈبلیو 335
.247	محترمہ ساجدہ میر	ڈبلیو 336
.248	محترمہ نرگس پروین اعوان	ڈبلیو 337
.249	محترمہ سفینہ صائمہ کھر	ڈبلیو 338
.250	محترمہ آمنہ بٹر	ڈبلیو 339
.251	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	ڈبلیو 340
.252	محترمہ صغیرہ اسلام	ڈبلیو 341
.253	محترمہ عظمٰی زاہد بخاری	ڈبلیو 342
.254	محترمہ فائزہ احمد ملک	ڈبلیو 343
.255	محترمہ شبینہ ریاض	ڈبلیو 344
.256	ڈاکٹر مسرت حسن	ڈبلیو 345
.257	محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ)	ڈبلیو 346
.258	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	ڈبلیو 363
.259	جناب کامران مائیکل	اقلیتی نشست364

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
260.	جناب جوئیل عامر سہوترا	اقلیتی نشست 365
261.	رانا آصف محمود	اقلیتی نشست 366
262.	جناب خلیل طاہر سندھو	اقلیتی نشست 367
263.	جناب پرویز رفیق	اقلیتی نشست 368
264.	جناب طاہر نوید	اقلیتی نشست 369

وزیراعلیٰ کے تیقن کے نتیجہ کا اعلان

جناب سپیکر: ووٹوں کی گنتی ہو گئی ہے۔ گنتی کے مطابق سردار دوست محمد خان کھوسہ نے 263 ووٹ حاصل کئے ہیں۔ لہذا اسمبلی نے یہ ascertain کر دیا ہے۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ ہی وہ رکن ہیں جنہیں آئین کے آرٹیکل 130 کی شق نمبر 2(الف) کے مطابق اراکین اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔ اب میں سردار دوست محمد خان کھوسہ کو کہتا ہوں کہ وہ قائد ایوان کی سیٹ پر تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر سردار دوست محمد خان کھوسہ قائد ایوان کی سیٹ پر تشریف فرما ہوئے)

اب میں سردار دوست محمد خان کھوسہ کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔ جی، سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب!

نومنتخب وزیراعلیٰ کا خطاب

قائد ایوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے تمام اراکین صوبائی اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 12-اکتوبر 1999 کو ایک آمر نے جمہوریت پر شب خون مارا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ آج بھی 12 تاریخ ہے، 12-اپریل ہے، 12-اپریل 2008 کو اللہ تعالیٰ نے جمہوریت کو فتح نصیب کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جن لوگوں نے اس ملک کے آئین، اس ملک کے نظام سے غداری کی وہ لوگ اپنا حساب کچھ دے چکے ہیں اور کچھ دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ سب کوششیں، کامیابیاں ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف، صدر پاکستان مسلم لیگ میاں محمد شہباز شریف، شہید محترمہ بے نظیر بھٹو۔ شریک چیئرمین جناب آصف علی زرداری صاحب کی کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں یہ دن دکھایا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ملک اور اپنی قوم کی صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب والا! میری صرف آپ سے یہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کی ہے خواہ یہ جتنے عرصے کی بھی ہو ہمیں اپنی ذات سے بالاتر ہو کر اس وطن عزیز اور بالخصوص اپنے صوبے کی خدمت کے بارے میں سوچنا ہے۔چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے دروازے آپ کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آپ کو کسی سے اجازت لینے کی ضرورت ہے اور نہ ہی appointment لینے کی ضرورت محسوس ہو گی۔ہم عوام کے خادم ہیں اور ہم نے عوام کی خدمت کرنی ہے عوام کی توقعات پر پورا اترنا ہے۔اس میں میری طرف سے، میری قیادت میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کی طرف سے انشاء اللہ تعالی آپ کو بھرپور support حاصل ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس توقع کے ساتھ کہ ہم اپنے صوبے کے عوام کی صحیح معنوں میں خدمت کریں گے۔میں ایک دفعہ پھر جناب سپیکر آپ کا اور تمام ممبران صوبائی اسمبلی کا اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔انشاء اللہ تعالیٰ یہ جمہوریت کا جو سورج ابھرا ہے یہ آمروں کے سورج کو ڈبو کر دم لے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج اپنے انہی قائدین کی کوششوں اور کاوشوں کی وجہ سے ہم آزادی کا سانس لے رہے ہیں۔پچھلے آٹھ سالوں میں جس طرح سے ہمارا دم گھٹا ہوا تھا، جس طرح سے ہماری آزادی کو سلب کیا گیا تھا، بولنے کی اجازت نہیں تھی اور اپنے حق کے لئے آواز اٹھانے کی اجازت نہیں تھی۔جو لوگ آج اس ایوان میں نہیں آئے میں ان سے پوچھتا ہوں جنہوں نے پچھلے پانچ سالوں میں بڑے بلند و بانگ دعوے کئے۔میں ان سے پوچھتا ہوں جن کی چھتری تلے وہ کھڑے رہے۔میں اس شخص سے پوچھتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان دعوؤں کا نتیجہ آج یہ ہے کہ آزاد مملکت ریاست پاکستان میں کوئی شخص اپنے آپ کو محفوظ محسوس نہیں کرتا۔دنیا کے ممالک کائنات کے سیارے اکیسویں صدی میں ڈھونڈ رہے ہیں اور ہم اپنے ملک میں ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج آٹا بجلی اور پانی ڈھونڈ رہے ہیں۔ہم نے اس بگڑے ہوئے نظام کو ٹھیک کرنا ہے۔ہم نے عوام کو دکھانا ہے اپنے ملک اور اپنے صوبے کی عوام کو یہ دکھانا ہے کہ ہم ویسے نہیں جیسے وہ تھے۔جو توقعات آپ نے ہم سے وابستہ کی ہیں ہم انشاء اللہ اور اللہ کے فضل سے اپنی قیادت کی guidance کے ساتھ، اس وقت ہماری جو دونوں قیادتیں ہیں آصف علی زرداری صاحب، میاں محمد نواز شریف صاحب اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب جتنی بھی ہماری مرکزی قیادتیں ہیں جتنی ہماری یہاں پر coalition جماعتیں ہیں ہم سب

نے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم اپنے پنجاب کی عوام کے ووٹوں اور تائید کے اہل ہیں۔اپنی اہلیت ثابت کرنے کے لئے ہم نے دن رات محنت کرنی ہے۔اس اسمبلی میں پہنچ جاناہی صرف ہمارامقصد نہیں ہونا چاہیے۔اس اسمبلی سے ہم لوگوں نے اپنے صوبے کی عوام کے مسائل کوانشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فضل سے حل کرنا ہے۔بہت جلد آپ دیکھیں گے کہ وہ مسائل حل ہوناشروع ہوں گے،وہ بحران انشاء اللہ ختم ہوناشروع ہوں گے۔افسر شاہی جوایک بے لگام گھوڑابن چکی ہے اس افسر شاہی کو بھی لگام ڈالیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

پولیس کاڈیپارٹمنٹ اب یہ بات اپنے ذہن میں رکھے کہ یہ عوامی حکومت ہے اور یہاں پر عوام کی حکمرانی ہوگی اور عوام کے ساتھ زیادتی برداشت نہیں کی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

انشاء اللہ تعالیٰ جتنے بھی یہ بحران ہیں اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔اپنی قیادت کی گائیڈ لائن پالیسی پر کام کرتے ہوئے اور آپ سب کی مشاورت کے ساتھ ہم بہت جلد اللہ کے حکم سے ان تمام بحرانوں سے باہر نکلیں گے اور اپنے صوبے کواپنے ملک کو،انشاء اللہ تعالیٰ ایک عظیم نام دیں گے۔بہت بہت شکریہ(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جس طرح میں نے کل بھی عرض کیا تھاکہ سب سے پہلے ہم floor پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈر صاحبان کو دیں گے۔اس کے بعد خواتین کو موقع دیں گے۔اس ترتیب سے ہم چلنا چاہتے ہیں لیکن ایوان کی کارروائی کواچھے طریقے سے چلانے کے لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جب کوئی سپیکر اور لیڈر آف دی ہاؤس یالیڈر آف دی اپوزیشن یاپارلیمانی لیڈر تقریر فرمارہے ہوں تواس دوران ان کو interrupt نہ کیا جائے۔

دوسرا جب کوئی رکن بول رہے ہوں توان کے سامنے سے نہ گزرا جائے اوراسمبلی کے تقدس کاخیال رکھا جائے۔یہ آپ کااپنا گھر ہے۔اپنے گھر کو میں نے اور آپ نے مل کر چلانا ہے اوراچھے انداز سے چلانا ہے۔میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس ایوان کو چلانے کے لئے آپ میرے ساتھ مکمل تعاون کریں۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس ایوان کو پانچ سال مکمل کرنے کی توفیق عطافرمائے اور ہم سب کو مل کر چلنے کی بھی توفیق عطافرمائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اذان ظہر)

معزز اراکین کی منتخب وزیر اعلیٰ کو مبارکبادیں

جناب سپیکر: میرے خیال میں کافی speakersہوں گے تو جو معزز اراکین نماز پڑھنے کے لئے جانا چاہتے ہیں وہ بے شک نماز کے لئے چلے جائیں اور بعد میں ہمیں join کر لیں۔ اب میں پارلیمانی لیڈر پاکستان پیپلز پارٹی راجہ ریاض صاحب کو floorدیتا ہوں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ابھی آپ نے rulingدی ہے کہ Leader of the Houseتقریر کریں گے اور ان کے بعد خواتین تقاریر کریں گی۔ ماشاء اللہ یہاں خواتین بڑی اکثریت سے ہیں اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ویسے بھی ادب واحترام ہونا چاہیے۔ خواتین کی عظمت میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں۔ قدرت نے انہیں یہ مقام دیا ہے کہ بغیر باپ کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے، بغیر ماں کے نہیں ہو سکتا اس لئے عورت کی عظمت کے ہم قائل تو ہیں۔ حضرت ابراہیم کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ مگر میں اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ ماسوائے چند خواتین کے باقیوں کے constituentبھی ہم ہیں تو اس لئے جہاں آپ انہیں موقع فراہم کر رہے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ Leader of the Houseکے بعد میں بھی اس ہاؤس میں 1970 سے ممبر آ رہا ہوں تو اس لئے میرا بھی سنیارٹی کی وجہ سے استحقاق بنتا ہے۔ کل بھی میں نے آپ سے یہی requestکی اور آج بھی یہی requestکروں گا کہ Leader of the Houseکے بعد آپ مجھے موقع فراہم کریں اور اس کے بعد خواتین کو موقع فراہم کریں۔ یہی میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں جو بات پہلے کہہ چکا ہوں اس کی تکمیل ہونے دیں۔ آئندہ کسی طریقے سے آپ کا خیال رکھیں گے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! سادات خاندان کا حق ہمیشہ غصب ہوتا آیا ہے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ آپ یہ precedentنہ بنائیں، آپ یہ بنانا چاہتے ہیں تو most welcome, sir۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے floorدے دیا ہے۔ انہیں بات کرنے دیں۔ اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

راجہ ریاض احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج صوبہ پنجاب میں حقیقی جمہوری حکومت کا قیام ہوا ہے اور اس کے سربراہ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب آج اس ہاؤس میں وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے میں انہیں اپنی پارٹی کے شریک چیئرمین جناب آصف علی زرداری صاحب، پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور منتخب نمائندوں کی طرف سے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب، میرے بزرگ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ 1993 سے 1997 تک وہ میرے ساتھ اس اسمبلی میں رہے ہیں اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ شرافت، دیانت اور وضع داری میں نے ان میں جتنی دیکھی ہے میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ بے مثال انسان ہیں اور یہ ان کے بیٹے ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ امید کرتے ہیں کہ یہ صوبے اور اس صوبے کے عوام کے لئے انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے فرائض انجام دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج جو پنجاب اس نئی منتخب حکومت کے حوالے ہوا ہے وہ پنجاب مسائلستان بھی ہے، اجڑا ہوا پنجاب بھی ہے، اس پنجاب میں پانی بھی نہیں ہے، اس پنجاب میں صحت بھی نہیں ہے، اس پنجاب میں تعلیم بھی نہیں ہے، اس پنجاب میں بجلی بھی نہیں ہے، اس پنجاب میں زمیندار کے لئے کھاد بھی نہیں ہے، اس پنجاب میں آٹا بھی نہیں ہے، اس پنجاب میں گیس بھی نہیں ہے اور سب سے بڑی بات کہ جس طرح اس عوام پر ڈاکوؤں کا قبضہ تھا اسی طرح اس پورے پنجاب پر ڈاکو راج ہے اور کوئی شریف آدمی عزت کے ساتھ اپنی زندگی نہیں گزار پا رہا تو ان حالات میں محترم سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب اور آج کی منتخب حکومت کو یہ پنجاب ملا ہے اور ہمیں اس پنجاب کو درست کرنا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے پورا یقین ہے کہ یہ عوام کی منتخب اسمبلی ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اس سے پہلے یہ اسمبلی پنجاب کے عوام کی نہیں تھی۔ اس اسمبلی کو چیف سیکرٹری، آئی۔ جی اور جرنیلوں نے بنایا تھا۔ وہ ربڑ سٹمپ اسمبلی تھی اور اس پنجاب میں جو ظلم اور زیادتی ہوئی ہے وہ اس ربڑ سٹمپ کی وجہ سے ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اب ہمیں ورثے میں یہ جو پنجاب ملا ہے اس میں اربوں روپے قرضے ہیں۔ اس صوبہ پنجاب میں اس وقت بے شمار اشتہاری ہیں۔ یہاں پر ڈاکو راج ہے۔ اس صوبہ پنجاب کو درست کرنے کے لئے ہم سب کو مل کر ایمانداری اور نیک نیتی کے ساتھ جدوجہد کرنی پڑے گی۔ لوگوں نے ہمیں جو کچھ توقعات اور امیدیں دی ہیں اگر پنجاب کے اس رزلٹ کو دیکھیں تو پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کو صوبہ پنجاب میں بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اب ہم تمام پر یہ ذمہ داری ہے اور آج میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر بڑے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہنا چاہوں گا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کی قیادت میں اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل اور اللہ کی مدد سے اپنی محنت، نیک نیتی اور دیانتداری سے اس پنجاب کے مسائل کو حل کرائیں گے۔ جس دن وزیر اعلیٰ صاحب اعتماد کا ووٹ لیں گے اس دن یہ اپنی تقریر میں پورا پروگرام دیں گے اور اس دن تفصیل سے بات ہو گی۔ آج صرف مبارکباد دینا مقصد تھا تو میں وزیر اعلیٰ صاحب کو ایک دفعہ پھر مبارکباد دینے کے

ساتھ پورے ہاؤس کو کہوں گا کہ خدا کے لئے آج یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے میرٹ پر چلنا ہے کیونکہ جنہوں نے میرٹ توڑا ان کا حال آپ دیکھ لیں۔ آج یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے قانون کو ماننا ہے۔ ہر چیز قانون کے تحت ہو گی کیونکہ جنہوں نے قانون توڑا ہے ان کا انجام آپ کے سامنے ہے۔ آج یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے اس ملک میں آئین کے تحت رہنا ہے کیونکہ جنہوں نے آئین توڑا ہے ان کا انجام آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر وفاقی حکومت سے ایک بات کا ضرور مطالبہ کروں گا کہ کراچی کے واقعات کی انکوائری کرائی جائے اور کراچی کے واقعات میں جو لوگ ملوث ہیں وہ سامنے آ سکیں کیونکہ اب سندھ میں اور مرکز میں نئی جمہوری حکومت بن چکی ہے تو ہم پنجاب اسمبلی کی طرف سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کراچی کے واقعات کی انکوائری کرائی جائے اور اس میں ملوث لوگوں کو سامنے لایا جائے اور عوام کو بتایا جائے کہ اس میں کون لوگ ملوث ہیں اور انھیں سزا دی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ انشاء اللہ پرسوں جب وزیر اعلیٰ صاحب اعتماد کا ووٹ لیں گے تو شیر افگن صاحب والے واقعے کی بھی میں چاہوں گا کہ اس دن یہ اس کی کمیٹی کا اعلان کریں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔ اس سے یہ بات سامنے آئے گی کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) اس واقعے میں ملوث نہیں ہیں بلکہ اس واقعے میں وہ لوگ ملوث ہیں جو اس جمہوری حکومت کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس جمہوری حکومت کو دیکھنا نہیں چاہتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ کے سامنے وہ ملزم آئیں گے تو پوری قوم دیکھ لے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بہت مہربانی شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ مخدوم احمد محمود صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج میرے لئے بالخصوص اور اس ایوان کے لئے اور پنجاب کی آبادی کے لئے بالعموم بہت ہی زیادہ خوشی کا دن ہے۔

(اس مرحلہ پر پینل آف چیئر کے رکن راجہ ریاض احمد
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ماشاء اللہ آپ کرسی صدارت پر بیٹھے ہوئے اچھے لگ رہے ہیں۔ آج ہم سب کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی وجہ سے آج سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب نے اس پوزیشن کو

سنبھالا ہے۔ میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے پنجاب کو جبر اور ظلم سے آج آزاد کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا اس لئے بھی شکر ادا کرتا ہوں کہ ایک ایسے شخص کو یہ منصب آج نصیب ہوا ہے جس شخص سے میرا بہت پرانا تعلق ہے۔ ان کے والد سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب یقیناً ایک بہت credible بہت بہترین اور نیک انسان ہیں۔ آج یقیناً سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کی کامیابی میں ان کی والدہ محترمہ کا بھی بہت ہاتھ ہو گا اور ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہو گا۔

جناب والا! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کی شکل میں ہمیں آج جو قیادت ملی ہے اس کے پیچھے یقیناً پاکستان مسلم لیگ کی قیادت، پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کی مشاورت شامل ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں میاں محمد نواز شریف صاحب کو، میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں میاں محمد شہباز شریف صاحب کو، میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں محترم جناب آصف زرداری صاحب کو میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں محترم جناب یوسف رضا گیلانی صاحب کو کہ ان سب نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر کرنے کے لئے باتیں تو بہت ہیں لیکن چونکہ یہ مبارکباد دینے کا وقت ہے۔ میں اپنی بات مختصر کروں گا۔ پچھلے پانچ سالوں میں جو پنجاب حکومت نے رویہ اختیار کیا اور جو سختی کی اور جبر کیا اس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج شیر افگن کو دیکھ کر لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اس کو مارے بغیر ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ پچھلے پانچ سال جو جبر ہوا اس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ارباب رحیم کو دیکھ کر لوگ اتنے غصے میں آ جاتے ہیں کہ اس کو بھی مارے بغیر ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ مجھے ان واقعات کا ذاتی طور پر بڑا افسوس ہے لیکن اگر ان واقعات کی تہہ میں جایا جائے اور سوچا جائے تو وہ دور جبر کا دور تھا۔ پچھلے دور میں پرویز الٰہی صاحب ٹھیک ہے کہ پنجاب کے چیف منسٹر تھے لیکن وہ اکیلے چیف منسٹر نہیں تھے۔ رینجرز ہیڈ کوارٹر سے احکامات الگ جاری ہوتے تھے۔ کابینہ کے فیصلے وہاں بھی ہوا کرتے تھے۔ آئی۔ بی کے سربراہ کو پنجاب کا انچارج بنایا گیا تھا۔ ان کے فیصلے اسلام آباد سے جاری ہوتے تھے پھر ان کو پرویز الٰہی کی شکل میں ایک ایسا شخص میسر آ گیا تھا کہ جو ان کے ہر جائز ناجائز کام پر لبیک کہتا تھا۔ ان کے چار کام ناجائز ہوتے تھے تو دس کام پرویز الٰہی صاحب کے بھی ناجائز ہوتے تھے۔ آج ہم سب نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ وہ جبر کا دور، وہ زیادتی کا دور اور وہ اقرباء پروری کا دور آج ختم ہوا ہے۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو ایک دفعہ پھر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو بوجھ ان کی کم عمری کے حساب سے ان کے اوپر ڈالا گیا ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید اور توقع ہے کہ وہ بوجھ اٹھانا ہم سب کی ذمہ داری ہے اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کی ذمہ داری ہے، پاکستان مسلم

لیگ (ن) کے قائدین کی ذمہ داری ہے اور میں اس قابل تو نہیں کہ اپنا نام اتنی بڑی پارٹیوں کے ساتھ لے سکوں لیکن جو بھی میری حیثیت ہے اس کے مطابق میں بھی آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس صوبے کو چلانے کے لئے جو good governance کے تقاضے ہوں گے وہ ہم انشاء اللہ پورے کریں گے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس میں بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں good governance پر تھوڑی سی بات کروں گا۔ میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس سے مخاطب ہوں کہ good governance ہی اصل میں good politics ہوتی ہے۔ اس کی مثال میں آپ کو دیتا ہوں۔ آپ تمام منتخب ہو کر آئے ہیں۔ میں بھی منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میری بھی ایک یونین کونسل ہے جس طرح کہ پنجاب میں بہت ساری یونین کونسلز ہیں۔ جب میرا پرویز الہیٰ صاحب سے اختلاف ہوا چونکہ مجھے انھوں نے عبرت کا نشان بنانا تھا اس لئے انھوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے مجھے politically damage کرنے کی کوشش کی۔ اس damage کرنے کے لئے انہوں نے میری یونین کونسل میں بھی ایک آدمی کو 18۔اگست 2005 کے لوکل گورنمنٹ کے الیکشن میں نامزد کیا حالانکہ میری یونین کونسل ہمیشہ بلامقابلہ ہوتی ہے۔ اس شخص کو وزیراعلیٰ کی طرف سے نامزد کیا گیا۔ اس کو پانچ لاکھ روپیہ الیکشن کی مہم چلانے کے لئے دیا گیا۔ اس کو ایک گاڑی مفت مہیا کی گئی۔ ڈی۔پی۔او اور ڈی۔سی۔او کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا گیا۔ میرے سگے بھائی کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا گیا۔ میں نے بھی ایک outsider کو یونین کونسل کا ناظم نامزد کیا جو کہ سرائیکی نہیں تھا بلکہ پنجابی بولنے والا تھا۔

جناب سپیکر! آپ سن کر حیران ہوں گے کہ 18۔اگست 2005 کو شام کو جب رزلٹ آیا۔ میں نے کسی سے ووٹ نہیں مانگا، کسی سے پوچھ کر اپنا امیدوار نامزد نہیں کیا۔ اس دن سارا دن پولنگ ہوئی۔ اس دن خواتین، مرد، بوڑھے اور جوان سب نے لائینوں میں کھڑے ہو کر ووٹ ڈالا۔ 15 پولنگ اسٹیشنوں پر یہ یونین کونسل مشتمل تھی۔ سارا دن پولنگ ہوتی رہی۔ میرے پاس شام کو جب رزلٹ آیا تو 7033 ووٹ میرے امیدوار کو پڑے اور ایک ووٹ حکومتی امیدوار کو پڑا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کیا ہے؟ یہ ہے good governance۔ اگر آپ سب آج بیٹھ کر یہ تہیہ کر لیں کہ آپ لوگ کچہری کی سیاست نہیں کریں گے، تھانے کی سیاست نہیں کریں گے اور لوگوں کو انصاف مہیا کریں گے تو یہی چیزیں ہیں جس سے عام آدمی کو ریلیف ملتا ہے۔ ہم لوگ بد قسمتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہمارے جو کارندے ہیں ان کو خوش کرنے سے ہمیں ووٹ ملیں گے۔

جناب والا! میں آپ کو اپنے ذاتی تجربے سے یہ بتا رہا ہوں کہ عام آدمی کو ریلیف دینے کا اس سے بہتر طریقہ اور کوئی نہیں ہوتا کہ آپ انصاف کو عام کر دیں۔ آپ میرٹ کو عام کر دیں۔ آپ افسروں کے کام میں interference بند کر دیں۔ آپ کرپشن کو discourage کریں اور آپ ایمانداری کو encourage کریں۔ پچھلے دور میں کرپشن کو encourage کیا گیا اور ایمانداری کو discourage کیا گیا۔ میں آج اس ایوان میں کھڑے ہو کر پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر پرویز الٰہی نے پچھلے پانچ سالوں میں کیا کیا ہے؟ مجھے یاد ہے میں 1997ء میں لوکل گورنمنٹ کا وزیر تھا۔۔۔

ملک محمد نواز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ملک نواز صاحب!

ملک محمد نواز: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ آج ہم نے نو منتخب وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارکباد دینی ہے تو آپ ٹائم مختص کر دیں۔ کیونکہ اب لمبی لمبی تقریروں کا ٹائم نہیں ہے۔ سبھی دوست اسی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! مخدوم صاحب اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں اور دوسرے نمبر پر ہم سب ہی جناب سابقہ وزیر اعلیٰ صاحب کے ڈسے ہوئے ہیں لیکن یہ سب سے زیادہ ڈسے ہوئے ہیں اس لئے یہ ٹائم مانگ رہے ہیں۔ جی، مخدوم صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: جناب چیئرمین! میں تھوڑی دیر میں اپنی بات ختم کروں گا۔ میرا یہ سوال تھا کہ آخر انہوں نے کہا تھا کہ یہ پڑھا لکھا پنجاب، یہ ڈویلپمنٹ اور یہ سب کچھ لیکن نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ گجرات سے ہار گئے۔ اگر انہوں نے کچھ کیا ہوتا تو کم از کم گجرات میں ان کو شکست نہ ہوتی۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کچھ نہیں کیا گیا بلکہ فنڈز کو ضائع کیا گیا ہے۔ میں 1997 میں لوکل گورنمنٹ کا منسٹر تھا اور پاکستان کے خزانے کی حالت یہ تھی کہ پنجاب کا Annual Development Budget اس زمانے میں آٹھ ارب روپے تھا اور وفاق کا Annual Development Budget چھیانوے ارب روپے تھا۔ جب پرویز الٰہی صاحب نے پنجاب کو سنبھالا تو ان کے پاس آٹھ ارب روپے نہیں تھے بلکہ ڈیڑھ سو ارب روپے تھے اور آپ دیکھیں کہ اس ڈیڑھ سو ارب روپے میں انہوں نے کیا کیا؟ شہباز شریف صاحب کے دور میں آٹھ ارب کے ساتھ لاہور کا نقشہ بدل گیا، ان کے ہوتے ہوئے فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، ڈی۔ جی۔ خان اور تمام علاقوں میں ترقی کی لیکن اس شخص کے پاس ڈیڑھ سو ارب روپیہ تھا اور مجھے صرف G.O.R والا سیکرٹریٹ نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ تو مجھے کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ سڑکیں ٹوٹی پڑی ہیں، پانی کا بحران ہے، محکمہ آبپاشی کا برا حال ہے، ایجوکیشن، ہیلتھ اور تمام

تر ڈیپارٹمنٹس میں کرپشن کے تحت ان کی efficiency زیرو پر آچکی ہے۔ان تمام کی تمام چیزوں کو مدنظر رکھنا پڑے گا اور آگے بڑھنا پڑے گا۔ باتیں اور بہت سی ہیں لیکن ایک بات پر میں ضرور emphasize کروں گا کہ یہ جو آٹے کا بحران ہے یہ بہت گھمبیر ہے۔اس بحران پر ہم سب کو سوچنے کی ضرورت ہے۔یہاں میں یہ عرض کردوں کہ گندم اس وقت بہت کم ہے اس کی مختلف وجوہات ہیں، پانی کی کمی ایک وجہ ہے، موسم دوسری وجہ ہے اور گندم کی کمی بہت شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔اس کمی کا کوئی magic solution نہیں ہے اور آٹے کا بحران اس طرح بڑھتا چلا جائے گا تو اس سے عوام کو بڑی تکلیف ہو گی تو میں اس پر بھی چیف منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ آٹے کے بحران کے بارے میں فوری طور پر کوئی لائحہ عمل بنانا چاہیے۔ میں یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے، جنوبی پنجاب محبت کرنے والے لوگوں کا خطہ ہے۔ یہ ایک ایسا خطہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی قربانی دے کر پنجاب کے حکمرانوں کو support کیا لیکن آج اللہ کی مہربانی سے ان کی قربانیوں کا صلہ اللہ تعالیٰ نے دے دیا ہے۔آج وزیراعظم پاکستان کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے اور آج ماشاء اللہ وزیراعلیٰ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے تو میری ان دونوں صاحبان سے اس ایوان کے توسط سے گزارش ہو گی کہ جنوبی پنجاب کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ میں آخر میں یہ عرض کردوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وزیراعلیٰ پنجاب سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب اپنے vote of confidence کے بعد مفصل پالیسی سٹیٹمنٹ اس ہاؤس میں جاری کریں گے اور جو یہ اس ہاؤس اور پنجاب کو vision دیں گے اس کو ہم سب مل کر implement کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کا اور اس ہاؤس کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنے تحمل سے ہماری باتیں سنیں۔ بہت بہت شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آج بڑی کوششوں کے بعد آپ اس کرسی پر جا پہنچے ہیں۔(قہقہہ)

جناب چیئرمین: اس کے پیچھے ایک لمبی کہانی ہے۔(قہقہہ)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! وہ بھی میں نے بتانی ہے۔ میں سب سے پہلے چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی، شریک چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے جیالوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آج ان کی قربانیوں کے صلے میں صوبہ پنجاب میں جمہوریت بحال ہوئی ہے اور ایک عوامی راج آیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب چیئرمین! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے شاہ صاحب کو تقریر کی اجازت دی ہے یا شاہ صاحب قبلہ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو اپنے لیڈران کو فرداً فرداً مبارکباد دے چکی ہوں اب دوبارہ مبارکباد دیتی ہوں۔ میں اپنی مسلم لیگ (ن) کی خواتین کی طرف سے، پاکستان پیپلز پارٹی کی خواتین کی طرف سے اور یہ آمریت۔۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ایک منٹ پہلے میری بات سن لیں۔ آپ نے جو بات پوائنٹ آف آرڈر پر کرنی ہے وہ کریں جب آپ کو موقع ملے گا پھر آپ مبارکباد پیش کر دینا ابھی آپ مبارکباد پیش نہیں کر سکتیں۔ آپ صرف پوائنٹ آف آرڈر پر اپنا مسئلہ بتائیں۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل بھی یہاں خواتین کو کہا گیا کہ ان کے لئے کوئی ٹریننگ دینے والی لیڈیز رکھیں تو یہاں پر بے شمار مرد بھی ہیں ان کے لئے بھی ٹریننگ کے لئے مرد رکھے جائیں۔

جناب چیئرمین: ان کے لئے بھی مرد رکھیں گے۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب چیئرمین! دوسری میری عرض یہ ہے کہ جو ابھی انہوں نے کہا ہے کہ مرد عورت کے بغیر تو پیدا نہیں ہو سکتے لیکن باپ کے بغیر پیدا ہو سکتے ہیں۔ it is very wrong کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی والد کے بغیر پیدا ہوئے تھے باقی یہاں جو میرے بھائی بیٹے بیٹھے ہیں ان سب کے والد ہیں اور والد کے بغیر کوئی نہیں پیدا ہو سکتا۔ خدارا! لیڈیز کی تذلیل بند کی جائے۔ ہم اسلام کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے اپنے بھائیوں اور بیٹوں سے یہ توقع رکھتی ہیں کہ وہ ہماری بھی عزت کریں اور ہم سے بھی اپنی عزت کروائیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب چیئرمین! آپ جب بھی مجھے اجازت دیں گے میں بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اس وقت میری یہی گزارش ہے کہ just wanted to make request before you

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔ یہاں پر کیا ایم۔ ایم۔ اے کے پارلیمانی لیڈر موجود ہیں؟

راجہ طارق کیانی: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، طارق کیانی صاحب!

راجہ طارق کیانی: جناب چیئرمین! آج کا جو انتہائی اہم دن ہے اس نسبت سے اس ہاؤس کی کارروائی کوئی پہلے درجے پر نہیں چل رہی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ سینئر پارلیمنٹرین ہیں بے شمار لوگ نوجوان چیف منسٹر صاحب کو مبارکباد دینے کے لئے بے تاب ہیں اور بجا طور پر ایسا کرنے کا ان کا حق بھی ہے۔ اس کے لئے جیسے شاہ صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ فوری طور پر ایک فارمولا بنا کر اور time limit کو مقید کر کے اس سوچ یا فیصلے کو۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب کیانی صاحب! میں عرض کروں کہ ابھی پارلیمانی لیڈر خطاب فرما رہے ہیں ابھی لیڈیز کے بعد شروع کرتے ہیں اور سب کو دو دو منٹ ملیں گے آپ فکر نہ کریں۔

راجہ طارق کیانی: جناب چیئرمین! وہ کسی خصوصی استحقاق کے مستحق نہیں ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ time limit رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: کیانی صاحب! میں روایت کی بات کر رہا ہوں کہ جو پارلیمانی لیڈر ہوتے ہیں چاہے وہ چھوٹی جماعت کے ہوں یا بڑی جماعت کے ہوں ان کا یہ حق ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

راجہ طارق کیانی: جناب چیئرمین! پہلے ان کے استحقاق کو بروئے کار لایا جائے لیکن یہ کہیں بھی روایت نہیں ہے کہ پارلیمانی لیڈر جتنا بھی ٹائم ہے وہ سارے کا سارا لے لے۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ مختصر ٹائم میں بات کریں گے۔ جناب علی حیدر نور خان نیازی!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں آج سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو متفقہ طور پر ایوان کی طرف سے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر اپنی طرف سے اور اپنی جماعت متحدہ مجلس عمل کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جس طرح سردار صاحب آپ کہہ رہے تھے کہ واقعی آج کا دن ایک نہایت تاریخی دن ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! آج دس سال کے بعد پاکستان کے اوپر جس ایک قبضہ گروپ نے قبضہ کیا ہوا تھا آج پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں اس قبضے کا خاتمہ ہوا ہے۔ 18۔ فروری کو آپ کی جماعت کو، پیپلز پارٹی کو اور اتحادی جماعتوں کو جو mandate دیا ہے وہ اسی آمر حکومت سے تنگ آکر دیا ہے۔ کیونکہ جو پچھلا دور تھا آپ اسے دیکھیں تو وہ اس ملک کی، اس صوبے کی تاریخ کا ایک سیاہ دور تھا۔ جب اسی ایوان کے اندر سے سابقہ حکومت کی طرف سے اس طرح کی قرار دادیں منظور کی گئیں کہ ہم وردی والے جنرل کو، ہم چیف آف آرمی سٹاف کو ایک دفعہ نہیں سو سو دفعہ بھی وردی کے اندر صدر منتخب کریں گے۔ جب آئین کی دھجیاں اڑائیں گئیں، جب اس ملک کے قانون کو پامال کر دیا گیا، جب اس صوبے کی پولیس کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان کی عدلیہ کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ 18۔ فروری کو پنجاب کے عوام نے آپ کو اور آپ کی حکومت کو جو mandate دیا ہے آپ اس mandate کا احترام کرتے ہوئے، اس ملک کو جو اس وقت ایک بھنور میں پھنسا ہوا ہے، ہمارا صوبہ جن مشکلات کا شکار ہے ان مشکلات سے نکلنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے اور انشاء اللہ آپ کی حکومت اس چیز کو ممکن بنائے گی کہ ہماری اسمبلی کے اوپر سابقہ دور کے اندر جو ایک سیاہ دھبہ لگا

ہے ہم اس دھبے کو دھونے کی انشاء اللہ بھرپور کوشش کریں گے۔ میں آپ کو ایک دفعہ پھر اپنی طرف سے اور متحدہ مجلس عمل کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سید ناظم حسین شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مہربانی کی اور مجھے وقت دیا۔ میں اس ہاؤس کے اور آج کے نوجوان منتخب ہونے والے وزیر اعلیٰ سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بلوچ خاندان کے یہ سپوت گوان کے والد کا اور میرا تعلق 1973 سے ہے جب وہ الیکشن میں منتخب ہو کر آئے، اس وقت سے تھا اور ان کی تربیت اور ان کی کاوشیں میں آپ کی وساطت سے سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب سے کہوں گا کہ یہ جو کچھ آپ کو ملا ہے یہ ذوالفقار علی کھوسہ کی محبت، ان کی رواداری، ان کی دوست نوازی اور مہمان نوازی کی وجہ سے آج آپ ماشاء اللہ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب آپ کا جو کردار ہوگا وہ آگے سمجھ آئے گا۔ آپ کا اس خطے سے، ایک بلوچ علاقے سے تعلق ہے۔ دو مختلف روایات ہیں۔ ایک یہ ہے کہ یہ حضرت امیر حمزہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ جب بنوامیہ کا دور عرب میں آیا تو وہاں سے یہ ہجرت کر کے آئے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی اس علاقے سے رواداری اور محبت ہمیشہ رہی اور آپ بھی جانتے ہیں کہ آج یہاں پر جو سابقہ دور خیر جہاں تک میرا اپنا تعلق ہے تو ہم نے تو تقریباً 30 سال اپوزیشن میں گزارے ہیں۔ 1977 کے بعد اس حکومت سے پہلے بھی اپوزیشن میں رہے ہیں۔ میں یہ چیز سمجھتا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ انصاف ایک واحد چیز ہے۔ جب آپ انصاف کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی آپ پر نازل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ انصاف ایک واحد چیز ہے جس سے آپ لوگوں کو تسلی بھی دے سکتے ہیں، تشفی بھی دے سکتے ہیں اور آپ دیکھیں کہ ڈکٹیٹر شپ جو ہے It centralizations always bread corruption تو جمہوریت میں بنیادی چیز یہی ہوتی ہے کہ اس میں division of power ہوتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس نکتے کو مدنظر رکھیں گے کیونکہ انگریزی کی ایک عام سی quotation بھی ہے کہ:

It is the Ideas which Swazi the masses money can not purchase the will of the people.

سابقہ حکمرانوں نے جن کا دور اقتدار، ابھی احمد محمود صاحب فرما رہے تھے کہ ان کا دور اقتدار آپ دیکھیں کہ پرویز الٰہی صاحب 8 سال لوکل گورنمنٹ منسٹر بھی رہے اور آج بھی میں دیکھ رہا تھا کہ پانچ سال کسی بھی وزیر اعلیٰ کا tenure نہیں ہے جو پرویز الٰہی صاحب کا 2002 سے 2007 تک ہے۔ جناب سپیکر! سردار صاحب

سرائیکی علاقے سے چھٹے وزیر اعلیٰ ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جو بھی حکمران ہوتا ہے who create history at every step اب آپ کا ہر قدم، آپ ایک public property ہیں اور public کی توقعات بھی آپ سے وابستہ ہیں۔ بڑی خوش آئند بات ہے جو آپ نے بات کی کہ ہمارے دروازے کھلے ہوں گے۔ اگر آپ دیکھیں تو اس بات کا کریڈٹ ذوالفقار علی بھٹو کو جاتا ہے جنہوں نے کھلی کچہریوں کی ابتداء رکھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کھلی کچہری کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب کھلی کچہری کا ایڈمنسٹریشن کو اور عام عوام کو یہ message جاتا ہے کہ ایڈمنسٹریشن available ہے۔ حالانکہ اس ملک میں آپ دیکھیں کہ just after the death of the Quid-e-Azam 1948 سے آج تک بیوروکریسی اور سول سوسائٹی میں یہ tug of war رہی ہے اور ہمیشہ بیوروکریسی ہی اس ملک میں rule کرتی رہی ہے اور بیوروکریسی کا ہمیشہ ایک ہی نظریہ ہوتا ہے کہ عوام سے دور رہیں مگر اس میں میاں نواز شریف صاحب کی کاوش اور شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ کا اور شہید ذوالفقار علی بھٹو کا خون شامل ہے جس نے آج آپ کو اس مسند اقتدار پر لا کر بٹھایا۔

جناب سپیکر: براہ مہربانی جلدی wind up کریں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! چونکہ وقت کی قلت ہے اور باقی دوست احباب بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں نوجوان وزیر اعلیٰ سے صرف یہی گزارش کروں گا کہ اب یہ آپ پر منحصر ہے۔ کچھ لوگ those who play the role of the History کچھ beneficiary ہوتے ہیں، کچھ followers ہوتے ہیں، کچھ they create the History اب یہ آپ کے اوپر ہے۔ اس میں عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ ہمیشہ بزرگی بعقل است نہ کہ عمر است۔ تاریخ اس چیز کی گواہ ہے کہ محمد بن قاسم نے جب یہ علاقہ فتح کیا تھا تو اس وقت اس کی عمر بھی 17 سال تھی۔ اس طریقے سے تاریخ میں بے شمار مثالیں ہیں۔ آپ انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھیں، ہمارا تعاون ہر طریقے سے آپ کے ساتھ رہے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب میں floor چودھری عبدالغفور صاحب کو دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری عبدالغفور!

چودھری عبدالغفور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے منتخب وزیراعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی نذر یہ شعر کرتا ہوں کہ:

تیرا خاور درخشاں رہے تا ابد سلامت
تیری صبح نور افشاں کبھی شام تک نہ پہنچے

جناب سپیکر! آج یقیناً پنجاب کی عوام کے لئے خوشی کا دن ہے کہ آج پنجاب کے اندر سے ظلم اور جبر کے بادل چھٹ چکے ہیں اور آج جو سورج طلوع ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں نے گزارش کی تھی کہ آپ صرف مبارکباد دیں تقریر کرنے کا وقت نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری عبدالغفور: جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ آج اس خوشی کے موقع پر میں آپ کی وساطت سے جناب وزیراعلیٰ صاحب کو درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے پورے سٹاف نے پچھلے دنوں آفس ٹائم کے بعد بھی کام کیا اور یہ سابقہ روایات بھی ہیں کہ وزیراعلیٰ صاحب اسمبلی سٹاف کے لئے ایک مہینے کی تنخواہ کا اعلان کریں تو میری ان سے صرف یہی گزارش ہے۔

جناب سپیکر! اب میری بات ختم ہو گئی ہے بس ایک آخری بات ہے کہ جتنے میرے دوست اور ساتھی اسمبلی میں بیٹھے ہیں، جتنی اتحادی پارٹیاں ہمارے ساتھ ہیں میں انہیں صرف یہ کہوں گا کہ:

سفر اکیلے نہ کٹ سکے گا ساتھیو! آؤ ساتھ ساتھ چلتے ہیں
آپ حفاظت کرو سفینوں کی ہم ہواؤں کا رخ بدلتے ہیں

جناب سپیکر: اب میں محترمہ آصفہ فاروقی کو floor دیتا ہوں۔

محترمہ آصفہ فاروقی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ صاحب کو سب خواتین کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کیونکہ ہماری باری بڑی مشکل سے آتی ہے۔ دوسری بات میں نے یہ کہنی ہے کہ ہماری 52 فیصد آبادی خواتین کی ہے جس کی وجہ سے ان کے مسائل مردوں سے زیادہ ہیں۔ ہماری عورتیں low legal status, low social status and low economics status کا شکار ہیں جس پر کام کرنا بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ گزارش کرتی ہوں کہ خاص طور پر جہاں اور بہت سے بحرانوں کا ذکر ہو رہا ہے عورتوں کی domestic violence, child abused بہت سے دیگر مسائل ہیں جن میں child labour خاص طور پر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو بہت مواقع ملیں گے، میں نے صرف آپ کو مبارکباد دینے کے لئے floor دیا ہے۔

محترمہ آصفہ فاروقی: جناب سپیکر! میں مبارکباد دے چکی ہوں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب! کیا آپ چودھری عبدالغفور خان کی بات سے متعلق کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، موہل صاحب!

جناب آصف منظور موہل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سٹاف کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ بطور بونس دینے کی چودھری عبدالغفور خان کی تجویز سے تائید کرتے ہوئے وہ تنخواہ دینے کا فوری اعلان کریں۔

جناب سپیکر: جی، سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب! آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

وزیر اعلیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے محترم ممبران کی تجویز پر صوبائی اسمبلی کے سٹاف کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ بطور بونس دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلے پر بہت سے معزز اراکین اسمبلی floor پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران کو بہت مبارک ہو، آپ تمام حضرات کا بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں، میری بات سن لیں۔ انشاء اللہ آپ کو بہت مواقع ملیں گے، آپ کی پر جوش تقاریر کو سننے کے لئے آپ کو وقت دیا جائے گا کیونکہ سپیکر کا کام صرف سننا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ تمام حضرات کی لمبی لمبی تقاریر کو تحمل مزاجی سے سنوں گا لیکن جب وقت کی مجبوری آ جائے تو پھر آپ کو بھی احساس کرنا چاہیے۔ اب میں آج کی کارروائی کو wind up کرتا ہوں کیونکہ میں نے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک انتہائی ضروری کام کے لئے کہیں جانا ہے لہذا اس مجبوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے گزارش ہے کہ آج کا اجلاس لمبا نہیں چل پائے گا۔ آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ شکریہ

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(04)/2008/1134. Dated. 9th April 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen. Khalid Maqbool (Retd.),** *Governor of the Punjab*, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 12th April, 2008 at 11:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for ascertainment of the member of the Provincial Assembly as Chief Minister who commands the confidence of the majority of the members of the Provincial Assembly, immediately thereafter, the session shall be prorogued.

Dated Lahore,
the 09th April, 2008

LT. GEN. KHALID MAQBOOL (RETD)
H.I., H.I.(M)
GOVERNOR OF THE PUNJAB"